Reg. L. No 1093

THE ALHAKAM

—qadian—

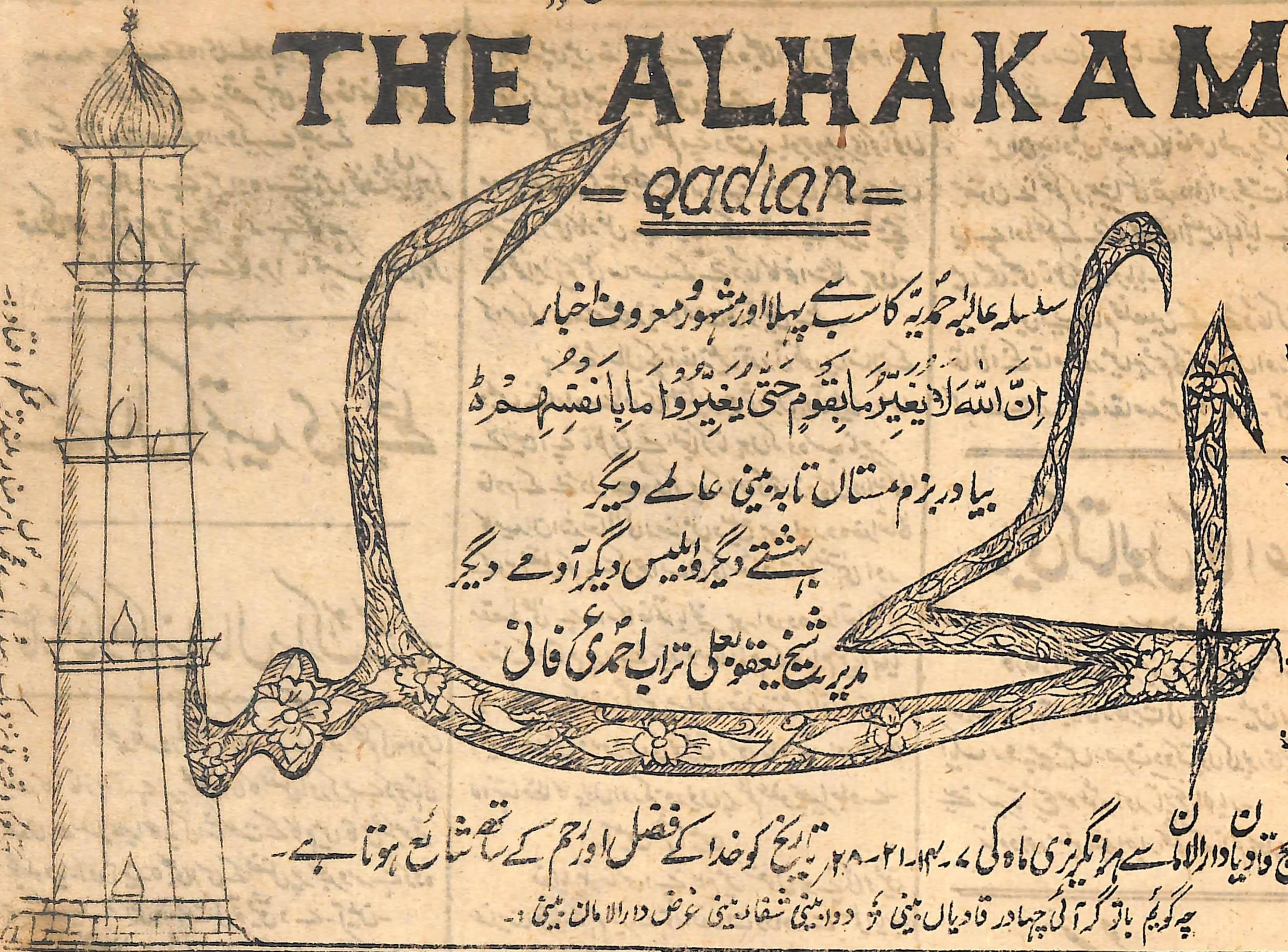

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔

قیمت سالانہ: والیان ریاست و امرا سے قعہ، معاونین سے عـہ،
عوام سے صہ،

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

چہ گویم باز گر آئی چہا در قادیاں بینی تو دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی۔

جلد ۲۶ | مورخہ ۷ ؍ جنوری سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۱

دُعائے گوہر

سخن گفتنی و در سفتنی کی ضرب المثل سنی تو بہت دفعہ ہے۔ مگر کلام گوہر میں حقیقتاً اس کی شان نمایاں ہے حضرت گوہر میری کسی معرفی کے محتاج نہیں۔ ایک زمانہ میں ان کے کلام نے ادبی دنیا میں انہیں ممتاز اور مشار الیہ بنا دیا۔

پھر ایک زمانہ ان پر آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق و محبت میں وہ سرشار ہوئے۔ اور اس محبوب رب العالمین کے لئے وہ ہر قربانی کیلئے یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے ؎

در کوئے تو اگر سر عشاق را زنند۔ اول کسیکہ لاف تعشق زند منم

اور اپنے عمل سے در احمد پر اب تو دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ وہ شاعر ہیں اور معنی رس شاعر ہیں۔ مگر جب سے سلسلہ میں آئے انکی شاعری کا رنگ بدل گیا جبتک جوش اور درد الفاظ کی صورت اختیار کر کے نہ نکل آئے کچھ کہتے نہیں۔ اس مرتبہ سالانہ جلسہ پر حضرت ثاقب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بزم احباب کو سیراب فرمایا بحالیکہ میں شعور سے جانتا ہوں کہ وہ بزرگ جو حضرت اقدس کے عہد سعادت میں اپنے کلام سے احباب کو شاد کام کرتے تھے اب بھی مسرور فرماتے رہیں۔ مگر معلوم نہیں کیوں حضرت ثاقب تو خاموش رہے البتہ حضرت گوہر کی ایک نظم قادیانی لاہوری نے پڑھ کر احباب کو شاد فرمایا۔ اور یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پڑھی گئی جبکہ آپ تقریر کرنے کے لئے جلوہ فرما تھے۔ اور ہزارہا پروانے اس شمع کے اردگرد جمع تھے مجمع کا مرقع کھینچنا میرے اختیار سے باہر اور ناظمان جلسہ کی عنایت سے مصور بھی قاصر تھا کہ سائبان لگا رکھا تھا حالانکہ ایسے مجمعوں کا فوٹو بلاد بعیدہ میں تبلیغ کا موثر نظارہ ہے۔ بہر حال حضرت موجود تھے اور حضرت قادیانی نے اپنے دلنواز اور موثر لہجہ میں اس نظم کو پڑھا میں ناظرین الحکم کے لئے اسکو نہایت عزت و احترام سے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ یہ نظم حقیقت کی ترجمان ہے اور حضرت گوہر نے لاکھوں قلوب کی صحیح ترجمانی کی ہے گو انہوں نے اپنے قلب اور دماغ کی امنگوں اور آرزوؤں کا نقشہ کھینچا ہے۔ مگر سچ یہ ہے کہ احمدی جماعت کے قلب کا عکس ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

پھلے پھولے الٰہی یہ جماعت بوستاں ہو کر
رہے زندہ زمانہ میں بہار بے خزاں ہو کر
رہے سر پر ہمارے سایۂ فضل عمر یا رب
بچاتا ہی رہے ہر شر سے ہم کو سائباں ہو کر
لگاتا ہی رہے خوان نعمتہائے روحانی
کرے یہ تربیت [illegible] عالم میزباں ہو کر
بنے دربار اسکا مرجع شاہ و گدا یا رب
سلاطین و رعایا آئیں اس کے میہماں ہو کر
تیری نصرت قرین حال ہو اس ابن فارس کی
ضیا بخش جہاں ہو نور حق کا شمعداں ہو کر
خدا کا فضل اے فضل عمر تیری خلافت ہو
مرادیں تیری پوری ہوں رہے تو کامراں ہو کر
مصائب دور ہوں دنیا کے تیرے عقد ہمت سے
نجات عالم کو دلوائے امیر کارواں ہو کر
بچائے سرقہ شیطان سے تو ایمان کی دولت
محافظ دین کا ہو کر جہاں کا پاسباں ہو کر
عدوان محمد چیز ہی کیا ہیں کہ خائف ہو
یہ فرزند جری اللہ خدا کا پہلواں ہو کر
بھلا اس شیر سے پنجہ کشی اے ناسمجھ دنیا
تجھے تو سسکیاں لینا پڑیں گی نیم جاں ہو کر
یہ چالیں چھوڑ دو [illegible] آئیگا
تمہیں جھکنا پڑیگا اس کے آگے ناتواں ہو کر
یقیناً گو یہ محمود ملجائے زمانہ ہے
بچاتا ہے بچائیگا یہی دارالاماں ہو کر

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمد ابراہیم علی شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا)

... وہ اسی کے در پہ آ بیٹھے
مگر ملنا ہے یہ قصر شہی بے خانماں ہو کر
جو اسکے ہو رہے وہ فکر دار و گیر سے چھوٹے
جہاں رہتے ہیں وہ رہتے ہیں بیخوف و زیاں ہو کر
خدا کی مہربانی ہو تو بیڑا پار ہے گو ہر
زمانہ کیا بگاڑے گا مرا نامہرباں ہو کر

نئے سال کے تمہیدی جملے

قارئین کرام کو نیا سال مبارک ہو۔ آمین۔

الحمد للہ والمنۃ۔ کہ اس نمبر کے ساتھ الحکم کی ۲۶ ویں جلد کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ محض اسی کا فضل اور کرم ہے کہ چوتھائی صدی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کے کام میں قابل شکر موقعہ مجھکو دیا۔ اور آئندہ بھی اسی کے فضل پر بھروسہ ہے کہ وہ جب تک چاہے اس خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

گذشتہ چوتھائی صدی میں الحکم نے سلسلہ کی کیا خدمت کی توفیق پائی؟ مجھکو صدق دل سے اسکا اعتراف ہے۔ کہ حق ادا نہیں ہوا۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے مجھکو موقعہ دیا۔ والا میں اپنی ناقابلیت کا اقرار کرنے میں ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کرتا۔ ہاں میں تحدیث بالنعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ الحکم کے ذریعہ جماعت میں اخبار بینی اور اخبار نویسی کا مذاق پیدا ہوا۔ اور ایک کثیر حصہ کو خدا تعالیٰ نے اس کے ذریعہ ہدایت کے چشمہ کی رہنمائی فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے اپنا بازو فرمایا اور حضرت خلیفہ اول کی زبان سے اسے اول الخادمین کا خطاب دلایا۔ اور آپ نے اسے ایسی ضروری چیز سمجھا کہ اپنی آخری گھڑیوں میں بھی اسکے بقا و استحکام کو ضروری سمجھا اور حضرت خلیفہ ثانی کے سپرد فرمایا۔ اس سے الحکم کی اہمیت اور خصوصیت ظاہر ہے۔ اور یہ سب

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تیری کچھ کم تو نہ تھے خدمتگذار

الحکم جس موضوع اور مقصد کو لیکر جاری ہوا تھا خدا کا شکر ہے۔ کہ وہ اس مرکز سے الگ نہیں ہوا۔ اسپر ابتلا آئے خوف اور لالچ کی راہوں سے شیطان نے اسکو ڈگمگانا چاہا مگر اللہ تعالیٰ کا فضل نیکی اور سعادت کے فرشتوں کی صورت میں میرے ساتھ ہوا۔ اور انہوں نے صراط مستقیم پر مجھے کھڑا رکھا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

جس امر کو اس نے جماعت اور سلسلہ کے لئے مفید سمجھا اسکے اظہار میں کسی ہستی کی پرواہ نہ کی کہ یہ طاغوت پرستی ہوتی۔ پس میں خدا تعالیٰ سے آیندہ بھی اس توفیق کا خواستگار ہوں کہ یہی بہترین رفیق ہے۔

گذشتہ سال الحکم اپنے وقت پر باوجود میری گوناگوں مصروفیتوں کے شائع ہوتا رہا ہے۔ اور جہانتک اس میں محنت اور سعی کا دخل ہے۔ میں اسکے لئے اپنے عزیز بچے شیخ محمد ابراہیم علی صاحب کے لئے دعا کا خواستگار ہوں۔ کہ اس کو اس سے بھی زیادہ محنت کی توفیق ملے۔

ہر نئے سال کے آغاز میں قدرتی طور پر انسان کے دل میں نئے ارادے اور نئی امنگیں جوش زن ہوتی ہیں۔ اس لئے میں اپنے ناظرین سے التجا کرتا ہوں کہ وہ سب ناچیز خادم کے لئے دل سے دعا کریں۔ کہ اس کی آرزوئیں اور امنگوں کا میدان اللہ تعالیٰ کی رضا میں وسیع ہو۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے اس فضل کو پا سکے جو انسان کی سعادت کا منتہی اور مقصد اعلیٰ ہے۔ اسکا خاتمہ بالخیر ہو۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے مقام پر اپنے سید و مولا امام کے خدام میں اٹھایا جائے۔ اس کی زندگی جس مبارک خدمت میں گذر رہی ہے اسمیں اخلاص و صواب کی توفیق رفیق راہ ہو۔ اور اس کی لاانتہا خطا کاریوں اور کمزوریوں پر قلم عفو پھیرا جاوے۔

آمین ثم آمین

خدایا ہمکو خاص اپنے کام میں مشغول ہونے کی توفیق عنایت فرما۔ کہ ہم تیرے ہی الطاف وداد سے تسلی یاب ہوں۔ تیری مخلوق سے کوئی تمنا اور آرزو ہمکو نہ رہے۔ تیری ہی عطا پر ہم قناعت کرنے والے ہوں۔ اور تیری نعمتوں کے شکر گذار محض تیری ہی یاد سے ہمیں لذت ملے۔ اور تیری ہی سچی کتاب ہمارے لئے راحت و شادمانی کا باعث ہو۔ آمین۔

اخبار کی ترقی اشاعت کے لئے مجھکو اب کچھ کہنا نہیں ہے۔ اسلئے کہ سالانہ جلسہ پر جن الفاظ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب کو توجہ دلائی ہے۔ وہ کافی ہے۔ اور اس نے مجھکو بے فکر کر دیا ہے آپ نے جماعت کو آگاہ کر دیا ہے کہ اگر انہوں نے اپنے فرض کو شناخت نہ کیا اور ترقی اشاعت میں حصہ نہ لیا تو پھر حکماً اخبار لینا پڑے گا۔ یا اشاعت اسلام کے فنڈ سے سلسلہ کے اخبارات کی مدد کی جائیگی۔

پس قبل اس کے کہ یہانتک نوبت پہنچے وہ اپنے فرض کو شناخت کریں۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ اپنے اس پرچہ کی اعانت میں کوئی کمی باقی نہ رکھیں گے۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا بازو اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اول الخادمین کا خطاب دیا ہو۔ اور حضرت خلیفہ ثانی کے ہاتھ میں اس کو آخری ساعتوں میں دیا ہو۔

سال گذشتہ میں نے الحکم کو ڈیڑھ ہزار روپیہ اپنی جیب سے دیا ہے۔ بحالیکہ ایڈیٹر اور منیجر کا کوئی خرچ اسپر نہیں ڈالا گیا۔ اس لحاظ سے الحکم اس وقت ڈیڑھ ہزار روپیہ کا زیر بار ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس سال اسکی حالت کو بہتر بنانے میں میرے دوست ہر طرح میری اعانت کرینگے۔

میں ان معاونین خصوص کا خاص طور پر شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے الحکم کو ہمیشہ اسکی قدردانی اور محبت کی نگاہ سے لیا ہے اور الحکم کے لئے جو کچھ بھی انہیں کہا گیا ہے اسکے دینے میں کبھی بھی تامل نہیں فرمایا۔

میں ایسے تمام مخلصین کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکے تمام امور میں ہر قسم کی آسانیاں اور سہولتیں پیدا کرے۔ اور اپنے مقاصد میں کامیاب۔ آمین۔

رعایتی کتابوں کا اعلان

کارخانہ الحکم نے ۳۱ جنوری ۱۹۲۴ء تک اپنی تمام کتابوں پر بہت بڑی رعایت کی ہے۔ تین روپیہ کی کتابیں ایک روپیہ میں۔ صرف دو کتابوں کی پوری قیمت لی جاویگی یعنے سیرۃ مسیح موعود اور تاریخ مالابار۔

تمام درخواستیں منیجر اخبار الحکم کے نام ہوں۔

فہرست کتب رعایتی

احمدی خاتون کے فائل پرانے۔ قیمت فی فائل عہ

تاریخ مالابار۔ مجاہد مصری کی پہلی تصنیف مالابار کے دلچسپ حالات۔ مجاہد مصری کی امداد ہے۔ اسلئے اس کی قیمت میں کوئی کمی نہیں کیگئی۔ اور یہ کتاب دفتر الحکم کی نہیں اسلئے پوری قیمت ۱۰/ ہے۔ سالانہ رپورٹ ۱۸۹۷ء قیمت ۲/ ..

. . . .

ترجمۃ القرآن پارہ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و پارہ نمبر ۲۷ و ۲۸ و ۳۰ سب فی پارہ عمر کی بجائے صرف ۴/ میں دیا جائیگا۔ اس عظیم الشان رعایت سے اگر آپ فائدہ نہ اٹھائیں تو پھر ایسا موقعہ ہاتھ نہ آئیگا۔ مرآۃ الجہاد۔ ۲۱۲ صفحہ کی عمدہ کتاب کاغذ پر اصلی کاغذ قیمت عہ جو کہ صرف ۸/ میں دیجاویگی۔ تہذیب۔ بچوں کو اخلاق سکھانیکا رسالہ ہے۔ اصل قیمت ۱/ کتاب رعایتی ۲/ برہان الحق۔ عیسائیوں کی تردید میں ایک اور چند لاجواب رسالہ اصل قیمت ۶/ رعایتی ۱/۔ مکتوبات احمدیہ فی نمبر ۲/ سلک مروارید ۲ حصے قیمت ۸/ رد چکڑالوی قیمت صرف ۱/ ۔ حیاۃ النبی ہر دو جلد ۸/۔

ایڈیٹر الحکم کا تازہ لیکچر احمدی عورتوں کے فرائض نہایت عمدہ کاغذ پر قیمت صرف ۴/

محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منیجر الحکم قادیان دارالامان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحکم قادیان دار الامان

مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۲۴ء

ہمارا سالانہ جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا سالانہ جلسہ خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا کسی دوسری جگہ قارئین کرام معزز ہمعصر وکیل کے نامہ نگار کی رپورٹ بھی پڑھیں گے۔ ہندوستان بھر میں یہ آخری ہفتہ دسمبر ایک خاص مصروفیت کا جلسہ ہوتا ہے اور ہندوستان کے طول و عرض میں زندگی اور قومیت کی ایک لہر موجزن ہوتی ہے۔ میں انشاء اللہ العزیز کوشش کرونگا کہ چند منٹ کے لئے اپنے ناظرین ان جلسوں میں لے جاؤں جو مختلف اغراض کو لیکر ہندوستان کے مختلف مقامات میں ہوتے ہیں تاکہ انہیں نظر آئے کہ **ہمارا جلسہ ہی ایک ممتاز جلسہ ہے۔** اسلئے کہ اسکی غرض و غایت تمام سے جداگانہ ہے۔ دوسری تمام تحریکیں مادی اور سفلی اغراض پر مبنی ہیں۔ اور ہماری ہی تحریک ایک تحریک ہے۔ جو انسان کو اس کی وہ گمشدہ متاع دینا چاہتی ہے جس کے مل جانے پر تمام مقاصد خود بخود حل ہو جاتے ہیں اور وہ متاع **عبودیت کا اصلی مقام ہے۔**

میں اپنے جلسہ کے مفصل حالات بیان کرنیکی کوشش نہیں کرونگا کیونکہ تفصیلات کا دائرہ وسیع ہے۔ بلکہ مختصر طور پر کوائف ضروریہ کا تذکرہ کرونگا۔ اسلئے کہ جماعت کا ایک بڑا حصہ اس موقع پر خود حاضر اور موجود تھا۔

یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے

یہ جلسہ بجائے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے اور اسمیں ہزاروں ہزار نشانات کا تازہ بتازہ ظہور ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک زمانہ ایسا گذرا ہے کہ دنیا میں آپکو کوئی نہ جانتا تھا۔ اور کوئی شخص آپکے پاس نہ آتا تھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی کہ **وقت آ گیا کہ تیری مدد کیجاوے اور تو دنیا میں شناخت کیا جاوے۔ اور فرمایا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ جن کیوجہ سے رستے گہرے ہو جائیں گے۔**

یہ باتیں کسی قیاس اور اٹکل کا نتیجہ نہ تھیں اور نہ ہو سکتی تھیں۔ اسلئے کہ جو شخص قادیان کی حالت اور محل وقوع سے واقف ہے۔ وہ بادنیٰ تامل اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ کہ اس مقام پر اطراف و اکناف عالم سے تو درکنار لاہور و امرتسر سے بھی لوگوں کا آنا ناممکن محض ہے۔

بہر حال اس زمانہ میں جو بانی سلسلہ کی گمنامی کا زمانہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی۔ جو اپنے وقت پر پوری ہو رہی ہے اور جس کا تازہ بتازہ **مشاہدہ ہر روز ہوتا ہے۔**

پھر سالانہ جلسہ کے لئے جب آپ نے تحریک فرمائی تو آپ کی مخالفت میں لاہور کی چینیاں والی مسجد سے ایک طوفان بے تمیزی برپا کیا گیا۔ اور اس جلسہ کی مخالفت میں ایک فتویٰ دیا گیا کہ ان مسجدوں کے اخبار کے پاس یہی ایک حربہ ہے جو وہ ہمیشہ استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ غرض یہ تھی کہ یہ جلسہ بند کر دیا جائے مگر جس کو خدا بڑھانا چاہے اوسے کوئی روک سکتا ہے۔ چنانچہ برابر یہ جلسہ ہوتا چلا آیا ہے اور انشاء اللہ العزیز ہوتا رہیگا۔

اور ہر سال پہلے سال سے زیادہ رونق اور زیادہ شان اور کامیابی سے ہوتا ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

اگر اس پہلے جلسہ سے شمار کیا جاوے تو یہ **۳۳ تیتیسواں سالانہ جلسہ تھا** یعنے جیسا کہا ہے۔ یہ جلسہ خدا تعالیٰ کا ایک نشان اور بیشمار نشانات کا مجموعہ ہے۔ اسلئے کہ **ایک ایک آدمی نشان ہوتا ہے۔** پس جب ایک شخص مجموعی طور پر ان نشانات کو دیکھتا ہے تو بے اختیار **اسکا سر خدا کے حضور جھک جاتا ہے۔** اور اس عالم الغیب ہستی پر ایک لذیذ ایمان پیدا ہو جاتا ہے پہلے جلسہ پر جسقدر آدمی موجود تھے آج اس سے کئی گنا صرف انتظام کرنے والے ہیں اور پھر بھی آدمیوں کی کمی کی ہمکو شکایت ہوتی ہے۔ مگر آنیوالے خدا کے لئے آتے ہیں۔ اسلئے ہماری کوتاہی اور کمی جو ان کی مہمان نوازی میں ہوتی ہے۔ انہیں ہم سے دور نہیں بلکہ قریب ہی کرتی ہے۔ کیونکہ **وہ ہماری معذوریوں کا صحیح اندازہ کرتے ہیں۔**

حضرت خلیفۃ المسیح کی توجہ

حضرت خلیفۃ المسیح کو تو ہمیشہ ہی مہمانوں کے آرام و آسایش کا خیال رہتا ہے اور یہ ایک فطرتی جذبہ آپ میں ہے۔ جس کو ورثہ پدری میں آپ نے پایا ہے۔ لیکن جلسہ کے قریب یہ توجہ بہت بڑھ جاتی ہے جیسا کہ ان خطبات سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو عادتاً آپ ہمیشہ جلسہ سے قریباً ایک ماہ پہلے سے شروع کرتے ہیں۔ جس میں انتظامی کارکنوں کو ہدایات دیجاتی ہیں۔ اور ان کے قلوب میں اس خدمت کا احترام اور ادب پیدا کیا جاتا ہے۔ اور یہ جذبات آفرین باتیں نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ واقعات نفس الامری ہوتے ہیں۔ مثلاً جب کہا جاتا ہے کہ آنے والے خدا تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ یا آنیوالے خدا تعالیٰ کا نشان ہیں۔ تو یہ ایک حقیقت واقعی ہوتی ہے۔ آپ کی توجہ صرف اسی حد تک نہیں ہوتی کہ آپ زبانی ہدایات فرمائیں یا تحریک کرتے رہیں۔ بلکہ آپ اس میں **عملی حصہ لیتے ہیں** اسکے لئے آپ خود آپ کے بچے آپ کی بیویاں آپ کے بھائی آپ کی اور ہم سب کی واجب الاحترام والدہ صاحبہ (حضرت ام المومنین) اور دیگر عزیز سب کے سب شریک کار ہوتے ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی خدمت انکے سپرد ہوتی ہے۔ میں سلسلہ کی کسی خدمت کو ادنیٰ نہیں سمجھتا اور کبھی میں نے نہیں سمجھا یہ شعور خدا کے فضل سے مجھے عرصہ دراز سے ملا ہے۔ دنیا کی نظر میں اگر کوئی کام کسی جہت سے چھوٹا ہو تو یہ جدا بات ہے۔ لیکن خدا کے لئے کوئی کام چھوٹا نہیں ہوتا۔ ہاں کام کی نوعیت اور ذمہ داری کے لحاظ سے اس کے مدارج ہوں تو یہ جدا بات ہے۔

بہر حال آپ اور آپکا سارا خاندان اس موقعہ پر خدمت احباب میں مصروف ہوتا ہے۔ اس سرگرمی جوش اور اخلاص سے کہ وہ ایمان افزا نظارہ ہوتا ہے۔

کاش ڈاکٹر محمد حسین صاحب آکر دیکھتے

مجھے یاد ہے اور خوب یاد ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہو چکے تو قادیان میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے چند بزرگوں کی ایک مجلس شوریٰ مقرر کی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت کے متعلق ضروری تجاویز پر غور کر کے فیصلہ کریں۔ انہیں میں خاکسار کا نام بھی تھا۔ چنانچہ یہ مجلس اس کمرے میں جہاں ایک زمانہ تک سکرٹری صدر انجمن کا دفتر تھا منعقد ہوئی سلسلہ کلام میں نے یہ چھیڑا۔ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود باجود کی کوئی تلافی نہیں ہو سکتی۔ آپ کی ذات کیوجہ سے اہل بیت کو جو نقصان ہوا ہے۔ اسے کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ البتہ حضرت مسیح موعود ضروریات زندگی میں جس طریق پر اہل بیت سے برتاؤ کرتے تھے۔ ہمیں نہایت اخلاص و ارادت کے ساتھ اس معیار کو کم نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ بڑھا کر کرنا چاہیئے۔ اس پر ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے خدا جانے کیا سمجھا۔ کہ نہایت جوش اور غصہ سے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

تم ان کو پیرزادے بنانا چاہتے ہو۔

میرا جواب یہ تھا۔ کہ یہ میرے اور آپ کے اختیار سے باہر ہے۔ کہ

وہ پیرزادے نہ ہوں

اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے انکے والد بزرگوار کو میرا اور آپ کا پیر بنا دیا ہے۔ اور وہ دنیا کا امام اور اس زمانہ کا پیر ہے۔ بہر حال ڈاکٹر صاحب کا خیال تھا۔ کہ گویا وہ آرام طلب سست ہو جائیں گے۔

لیکن اگر وہ آج آکر دیکھتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ باتیں جو عرفی طور پر پیرزادوں میں پائی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اور خاندان کو اس سے ممتاز فرمایا ہے وہ سلسلہ کی خدمت

ہیں ساری جو نہیں یقین کرتے ہیں۔ رات کے دو دو بجے تک انکا مہمانوں کی خدمت اور آرام کے لئے اِدھر اُدھر دوڑتے پھرنا اور اپنے آرام کو قربان کر دینا

حضرت مسیح موعود کا ایک اخلاقی اعجاز ہے

حضرت کے خاندان کے سب افراد مہمانوں کی خدمت میں لگے ہوئے تھے۔ یہانتک کہ چھوٹے بچے بھی اپنے اپنے فرائض بجا لا رہے تھے۔

خاندان نبوت کے ان درخشاں ستاروں کو دیکھ کر طبیعت میں ایک جوش ہوتا ہے ان میں جو حالت پیدا ہو رہی تھی کہ اگر شہزادگی یا آجکل کے پیرزادوں کی طرح کوئی فخر اور نمائش ہوتی تو یہ بتوں کی طرح ہوتے اور تکلف سے اپنے نشستوں اور حجروں سے نہ نکلتے۔ مگر وہیں نہ اپنے کھانے کا خیال نہ نیند کا کوئی وقت یا ادھر سے اُدھر پھر رہے ہیں۔ اور عام عرف کے موافق چھوٹے سے چھوٹے کام میں کوئی عار نہیں سمجھتے۔ بہ فطرت یہ قوت نہیں پیدا ہو سکتی جب تک

صداقت کا زبردست اثر قلب پر نہ ہوا اور وہ سراسر

اخلاص نہ ہو گیا ہو۔ میں نے نہایت غور سے دیکھا کہ اس قدر مصروفیت انکے مزاج میں غصہ چڑچڑاپن پیدا کرتا ہے یا نہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے انکے حالات کو دیکھا اور غور سے دیکھا کہ

انکے قلوب اس لحاظ سے برف کے پہاڑ ہیں

مگر کام کرنیکے لئے انہیں اسقدر جوش ہے کہ وہ دوسروں کو بھی سرد نہیں ہونے دیتے۔

غرض یہ حضرت خلیفۃ المسیح کی توجہ کا نتیجہ تھا۔ کہ تمام کارکن عموماً اور خود حضرت کا خاندان خصوصاً

اخلاص اور محبت سے سرگرم عمل تھا

قادیان کے مہاجرین کی خوش قسمتی

قادیان کے مہاجرین کی خوش قسمتی میں کیا کلام ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انکو اس مقام پر رکھا ہے جو اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور پھر یہ بھی انکی خوش قسمتی ہے کہ اس موقعہ پر جبکہ خدا تعالیٰ کے مہمان یہاں آتے ہیں۔ انہیں بھی انکی خدمت کی عزت ملتی ہے۔ قادیان کے مہاجرین کے گھر ان دنوں عجیب رونق اور شان کا نمونہ ہوتے ہیں۔ ان گھروں میں محبت اور اخوت کی ایک لہر کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ آنیوالے ہر گھر کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ اور گھروں والے یقین کرتے ہیں۔ کہ ہمارے بھائی اور بہنیں ہمارے گھروں میں ہیں۔ اور ایک دوسرے سے ملکر اپنے اخلاص اور محبت کے تعلقات کو بڑھاتے رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خود ۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء کو جلسہ کے تمام انتظام کا پھر کر معاینہ فرمایا۔ اور لنگر خانہ وغیرہ جا کر دیکھا کہ روٹی وغیرہ کیسی پکتی ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ ایام جلسہ میں برابر ایک مستقل رپورٹ آپ کی خدمت میں پہنچتی تھی۔ اور آپ ہر ضروری معاملہ کے متعلق ہدایات جاری فرماتے تھے۔ آپ کی مصروفیت کا اندازہ کرو کہ فجر اور مغرب و عشاء کی نماز کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اور گھنٹوں آپ کو وفود مختلفہ کو وقت دینا ہوتا تھا۔ اور پھر بیعت کرنے والوں کا الگ تانتا لگا ہوا تھا۔ بایں

جلسہ کے تمام انتظام پر نظر تھی

اور ہر ضروری موقعہ پر نہ صرف ہدایت دیتے۔ بلکہ بعض امور میں مجلس شوریٰ انتظام جلسہ کے متعلق منعقد کر کے احکام نافذ فرماتے غرض حضرت کی توجہ اور عقد ہمت اور عزم نے خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات کو اس جلسہ پر کھینچا اور وہ کامیابی سے ختم ہوا۔

جلسہ کی خصوصیات

اس جلسہ کی خصوصیات میں بہت سی باتیں بیان کی جا سکتی ہیں۔ مگر میں مختصراً بعض کا ذکر کرونگا۔

(۱) انتظامی صیغہ میں اس مرتبہ یہ محسوس کیا گیا کہ بعض اوقات بٹالہ اور قادیان کے درمیان سڑک کی ناہمواری کے باعث احباب کو کسی موٹر کے فیل ہو جانے یا کسی اور وجہ سے تکالیف پیش آجاتی ہیں۔ اسلئے اس مرتبہ یہ انتظام کیا گیا تھا۔ کہ بٹالہ سے قادیان تک تین مقامات پر مستقل چوکیاں قائم کی جاویں۔ اور وہاں والنٹیئر جو سائیکل سوار ہوں پھرتے رہیں۔ اور کچھ ریزرو ٹمٹمیں وغیرہ رکھیں۔ تاکہ فوراً امداد دیجاوے۔ یہ تین مقامات دوانی وال۔ وڈالہ اور نہر کا پل تجویز کئے گئے تھے۔ چنانچہ یہ کام نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی سے ہوتا رہا۔

(۲) غیر احمدیوں کی جلسہ میں شمولیت۔ یوں تو ہر دفعہ ہی غیر احمدیوں کی ایک معقول تعداد آیا کرتی ہے۔ مگر اب کے ایک کثیر تعداد مختلف حصص ملک سے آئی۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اونہوں نے جو نیکی کی طرف قدم اٹھایا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اسکو ضایع نہیں کیا۔ بلکہ انکو مزید نیکی کی توفیق دی۔ اور قریباً پانچسو عورت و مرد اس جلسہ میں داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ علی ذالک

ان بیعت کنندگان میں ہر طبقہ کے لوگ تھے میں صرف ایک شخص کا ذکر کرونگا۔ یہ صاحب محمد غوث نام سکرٹری خلافت کمیٹی حضرو ضلع ہزارہ ہیں۔ وہ خلافت کمیٹی کے ایک مشہور اور سرگرم کارکن ہیں۔ اور اپنے فرض کو نہایت اخلاص سے ادا کرتے رہے۔ جو کچھ وہ اسوقت اسلام کی کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ اسمیں اونہوں نے ذرا بھی کوتاہی نہیں کی۔ یہ بحث غیر ضروری ہے کہ وہ طریق درست تھا یا غلط۔ بلکہ اونہوں نے جو کچھ کیا

اخلاص اور دردِ اسلام سے کیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا مطالعہ انہیں اسموقعہ پر یہاں بھی لے آیا۔ اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا کہ

ہم کیا چاہتے اور کیا کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے طبیعت میں رشد اور سعادت کا مادہ رکھا تھا۔ اسلئے حق کو سمجھ لیا۔ انکا ارادہ تھا کہ وہ بیعت کسی دوسرے وقت پر کریں۔ پہلے جا کر اپنے رفقائے کار پر بھی اتمام حجت کریں۔ مگر بعد میں اونہوں نے محسوس کیا کہ

نیکی کی تحریک کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے

اسلئے وہ داخل سلسلہ ہوئے۔ اور ایک نئی روح اور قوت سے معمور ہو کر واپس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انکے اخلاص میں برکت دے۔ اور انکو ثابت قدم رکھے آمین۔

سلسلہ حقہ کا قبول کرنا ایک موت کو چاہتا ہے۔ اور داخل سلسلہ ہو کر بہت سے امتحانوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اپنے بیگانے ہو جاتے ہیں اور دوست دشمن۔ مگر یہ سب کچھ ہو کر انسان خدا کو پا لیتا ہے۔ جو انتہائی مقصد اور دلی آرزو ہونی چاہیئے۔ تب اس موت کے بعد جو زندگی اور جو دوست اور عزیز ملتے ہیں وہ کبھی نہ ٹوٹنے والے اور کبھی نہ فنا ہونیوالی ہوتی ہے۔

بہر حال ہمارے نئے بھائی جو اس سلسلہ میں اس موقعہ پر داخل ہوئے ہیں۔ وہ سب کے سب قابل عزت ہیں۔ اور انکا حق ہے۔ کہ ہم ان کی کامیابی اور استقامت کے لئے دعا کریں۔

(۳) اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ سکھوں کی ایک جماعت نے اسلام قبول کیا۔ بھائی غزان سنگھ صاحب مذہبی سکھوں کے ایک لیڈر ہیں۔ وہ ایک عرصہ سے اسلام کے متعلق تحقیقات کر رہے تھے۔ اس جلسہ پر اونہوں نے اپنے دوسرے دوستوں کے ساتھ علی الاعلان قبول اسلام کا اظہار کیا۔

بھائی غزان سنگھ صاحب سکھوں کی مذہبی کتب اور مذہبی تاریخ سے خوب واقف ہیں۔ اور وہ ایک اچھے بولنے والے ہیں۔

انہوں نے اسلامی مساوات کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ انہیں دنوں میں اونہوں نے بازار کے چوک میں بھی ایک پبلک لیکچر دیا۔

(۴) اس جلسہ کی خصوصیتوں میں سے ایک یہ بھی خصوصیت ہے۔ کہ پہلی مرتبہ بارہ ہزار کے قریب آدمی لیکچرگاہ میں موجود تھے۔ جن میں سے دس ہزار سے زائد مختلف جماعتوں کے نمایندے تھے۔ ہندوستان کی سب سے بڑی ملکی انجمن انڈین نیشنل کانگرس کے اجلاس میں ۱۲ ہزار آدمیوں کا مجمع بتایا جاتا ہے۔ جو

دنیا کی مادی اور سفلی اغراض کے لئے

ہندوستان کے ہر حصہ سے جمع ہوئے۔ جن میں ہندو مسلمان سکھ اور دوسرے لوگ داخل تھے۔ مگر آجتک اتنا بڑا مجمع جو خالص مذہب کے لئے ہوا ہو۔

ہندوستان بھر میں نہیں ہوا۔ اور پھر ایسی جگہ جو ریلوے اسٹیشن سے دور جہاں کوئی چیز دلچسپی اور کشش کی نہیں۔ بجز اسکے کہ خدا کی رضا کیلئے جمع ہوں۔ ممکن ہے بعض نادان کسی عرس کا حوالہ دیکر کہیں کہ وہاں اسقدر لوگ آتے ہیں۔ مگر مجھے معاف رکھا جاوے۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ عرس بجائے خود ایک میلہ کی صورت رکھتے ہیں۔ کاش خواجہ حسن نظامی صاحب آتے اور وہ دیکھ لیتے کہ عرسوں میں جمع ہونیوالی مخلوق اور قادیان میں آنے والوں کے مقاصد میں کیا امتیاز ہے؟

(باقی آئندہ)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تازہ نظم

حضور کی یہ نظم ۲۸ر دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء سالانہ جلسہ کے مجمع میں ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے پڑھی

کیوں غلامی کروں شیطاں کی خدا کا ہو کر
اپنے ہاتھوں سے برا کیوں بنوں اچھا ہو کر
مدعا تو ہے وہی جو رہے پورا ہو کر
التجا ہے وہی جو لوٹے پذیرا ہو کر
درد سے ذکر ہوا پیدا ہوا ذکر سے جذب
میری بیماری لگی مجھ کو مسیحا ہو کر
رہ گیا سایہ سے محروم ہوا بے برکت
سر نے کیا لیا احباب سے اونچا ہو کر
جب نظر میری پڑی ماضی پہ دل خون ہوا
جان بھی تن سے مری نکلی پسینا ہو کر
چاہیئے کوئی تو تقریب ترحم کے لئے
میں نے کیا لینا ہے اے دوستو اچھا ہو کر
نہ ملیں تو بھی دھڑکتا ہے ملیں تو بھی دل
تجھ کو کیا بیٹھنا آتا نہیں نچلا ہو کر
حسن ظاہر پہ نہ تو بھول کہ سو حسرت و غم
چھوڑ جائیگا بس آخر یہ تماشا ہو کر
اس کی ہر جنبش لب کرتی ہے مردے زندہ
حشر دکھلائیگا اب کیا ہمیں برپا ہو کر
دل کو گھبرا نہ سکے لشکر افکار و ہموم
بارک اللہ لڑا خوب ہی تنہا ہو کر
ہائے وہ شخص کہ جو کام بھی کرنا چاہے
دل میں رہ جائے وہی اس کے تمنا ہو کر
ایسے بیمار کا پھر اور ٹھکانہ معلوم
دے سکے تم نہ شفا جس کو مسیحا ہو کر
وہ غنی ہے یہ نہیں اسکو یہ ہرگز بھی پسند
غیر سے تیرا تعلق رہے اس کا ہو کر
ذلت و نکبت و خواری ہوئی مسلم کے نصیب
دیکھئے اور ابھی رہتا ہے کیا کیا ہو کر
داغ بدنامی اٹھائیگا جو حق کی خاطر
آسماں پر وہی چمکیگا ستارا ہو کر
غیر ممکن ہے کہ تو مائدۂ سلطاں پر
کھا سکے خوانِ ہدایت سگِ دنیا ہو کر
قلب عاصی جو بدل جائے تو کیوں پاک نہ ہو
مے اگر طیب و صافی بنے سرکہ ہو کر
حق نے محمود ترا نام ہے رکھا محمود
چاہیئے تجھ کو چمکنا ید بیضا ہو کر

احمدی جماعت کا سال نو کا پروگرام

۴ر جنوری سنہ ۱۹۲۴ء کو خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے بخیر و خوبی و کامیابی ختم ہو جانے پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور جن احباب نے جلسہ میں کوئی خدمت کی ہے۔ ان کی خدمات پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور جن لوگوں نے اس جلسہ میں کسی کام کے کرنے کا ذمہ نہیں لیا تھا۔ ان کو آپ نے توجہ دلائی کہ وقت دونوں کا گذر گیا۔ جنہوں نے کام کیا انکا بھی اور جنہوں نے نہیں کیا ان کا بھی۔ لیکن کام کرنے والوں نے خدا تعالے کے حضور اپنے اخلاص کا ثواب پایا۔ اور دوسرے اس سے محروم رہے۔ آئندہ وہ احتیاط کریں۔ ان کو اسطرح سلسلہ کے کاموں میں شرکت کے لئے تحریک فرمائی۔

حضرت اقدس نے سال نو کے لئے جماعت کا جو پروگرام تجویز فرمایا اور جس کا مختصر الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ

دائرہ تبلیغ کی وسعت اور جماعت کی ترقی کی تحریک ہے

آپ نے فرمایا کہ اس سال تبلیغ کے سلسلہ کو اس قدر وسیع کرو۔ کہ جماعت کی ترقی بہت بڑھ جائے۔ اس کے لئے خصوصیت سے قادیان کی جماعت کو متوجہ کیا کہ وہ ضلع گورداسپور میں ایک نمونہ قائم کریں۔ تو دوسرے اضلاع میں بھی جماعتوں کو تحریک ہو۔

پس ہمارا اس سال کے لئے یہ پروگرام ہے کہ ہم اپنے گردوپیش جماعت کو بڑھائیں۔

آپ نے فرمایا۔ کہ جس قدر جماعت بڑھے گی۔ اسی قدر اسلام کی حفاظت کا سلسلہ وسیع اور مضبوط ہوتا جائیگا کیونکہ یہی ایک جماعت ہے۔ جو اسلام کی محافظ ہے

چونکہ یہ خطبہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہو جائیگا اسلئے میںنے خلاصہ پر اکتفا کیا ہے۔ احباب اپنے اپنے حلقہ اور دائرہ اثر میں پروگرام تجویز کرلیں۔ اور تبلیغ کے دائرہ کو وسیع کریں۔

قادیان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ گو جلسہ کی مصروفیت اور متواتر شبانہ روز محنت اور شب بیداری اور کثرت کام کا اثر موجود ہے۔ اور جسے صحت کہتے ہیں۔ وہ حاصل نہیں اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرماوے۔ آمین

باایں آپ سلسلہ کے متعلق نہایت اہم امور کے انصرام میں مصروف ہیں۔ ۳ر جنوری سنہ ۱۹۲۴ء کو آپ نے ۱۱ بجے سے لیکر رات کے ۹ بجے تک ایک مجلس مشاورت میں شمولیت فرمائی۔ جس میں بعض نہایت ضروری امور پر ہدایات دیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام ریویو۔ تصنیف کتب۔ اتحاد عمل وغیرہ امور پر ایسے بے نظیر فیصلے فرمائے ہیں۔ جو خدا کے فضل سے جماعت میں ایک نئی روح اور قوت پیدا کردیں گے۔

(۲) موسم دو دن سے برابر ابر آلود ہے اور ترشح ہو رہا ہے۔ سردی چمک اٹھی ہے جس کی وجہ سے [illegible] کی عام شکایت پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

آمین

(۳) حضرت مفتی محمد صادق صاحب صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ اور وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے منیجر بھی ہونگے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سٹاف کو زیادہ مضبوط کرنیکے لئے بہتر تجویز زیر غور ہے۔

چونکہ اس سال کے جلسہ نے لازمی طور پر جلسہ گاہ بنانے کی ضرورت کو پیش کر دیا ہے۔ اسلئے جلسہ گاہ کی تعمیر کا مقام تجویز کر کے اس کی تعمیر کی کوشش انشاء اللہ شروع ہو جائے گی احباب کو اس کام میں شمولیت کے لئے آمادہ رہنا چاہیئے۔

سالانہ جلسہ پر جو نئی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سب سے قیمتی چیز سیرۃ المہدی ہے جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بالکل جدید طرز پر لکھی ہے۔ یعنی واقعات اور سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو روایتی سلسلہ میں لکھا ہے۔ اسپر مفصل ریویو انشاء اللہ پھر کرونگا۔

والسلام۔

موضع آنور میں نومسلم راجپوتونکو کیسے شدھ کیا گیا

وصولی لگان کی دھمکی رات کے بارہ بجے

آریہ لوگ آئے دن ناواقف اور مفلس ملکانوں کو ناجائز ذرائع سے بہکاتے رہتے ہیں۔ اور مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ انہوں نے اسلام کو زبردستی پھیلایا ہے۔ مسلم اخبارات میں ناظرین کے مطالعہ سے بارہا یہ گذرا ہوگا کہ آریہ لوگ گاؤں کے ہندو مالکوں اور کارندوں اور بنیوں کے ذریعہ سے مفلس اور محتاج ملکانوں کو شدھی کے لئے زور دیتے ہیں۔ چنانچہ موضع ساندھن ضلع آگرہ۔ موضع اُسپار و موضع آنور ضلع متھرا کے واقعات اخباری دنیا میں آ چکے ہیں۔ اسوقت ہم ناظرین کے سامنے موضع آنور ضلع متھرا کے ہندو مالک ہندو کارندہ اور ہندو آنریری مجسٹریٹ کے مظالم کی داستان رکھنا چاہتے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو ان ذرائع سے باخبر کرنا چاہتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے آریہ لوگ اپنے ویدک دھرم کا پُرزور پرچار کر رہے ہیں:۔

(۱) ماہ نومبر کے آخری دنوں اور دسمبر کے ابتدائی دنوں سے موضع آنور میں آریہ لوگ گاؤں کے ہندو مالک۔ اور کارندہ کے ذریعہ سے نومسلم ملکانوں کو دھمکاتے اور ڈراتے رہے۔ اور مقدمہ بازی کے ذریعہ تنگ کرنے کی دھمکی دیتے رہے۔ چنانچہ جب نومسلم لوگ ان کی دھمکیوں سے نہ ڈرے اور اسی طرح اسلام پر مضبوطی سے قائم رہے۔ تو خواہ مخواہ ایک مقدمہ ان پر اس آنریری مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں دائر کر دیا گیا۔ جو کہ پچھلی دیوالی کے موقع پر خود آنور میں آکر اپنے اثر کو ناجائز طور پر استعمال کرتے رہے۔ اور نومسلموں کو کہتے رہے کہ تم آریوں کے ذریعہ پھر شدھ ہو جاؤ۔ یہ ہماری شکایت کہ مسلمانوں کی قلت اور کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر ان کو شدھی کرنے کے لئے زبردستی کی جا رہی ہے۔ کہاں تک صحیح ہے۔ اسکے متعلق ہم پہلے لیڈران قوم سے استدعا کر چکے ہیں۔ کہ اس امر کی تحقیقات کریں کہ آیا یہ زیادتی اور جرم واقعی ہو رہا ہے۔ یا محض ہماری طرف سے ایک جھوٹی شکایت ہے۔

(۲) دوسری بات جو ہم پبلک کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل رپورٹ ہے۔ جو ہمیں بابو نصراللہ خان صاحب احمدی مبلغ موضع آنور ضلع متھرا نے بھیجی ہے۔

”دوسرا امر یہ جو کہ آنور میں آریوں نے پانچ چھ دن کی کوشش کے بعد کامیابی سے چلایا ہے۔ یہ ہے۔ کہ مسمی گھنیالال کارندہ (مالک دہ مسمی گوردھن) کو اپنا مددگار بنایا ہوا ہے۔ گھنیالال کارندہ نے ان لوگوں پر جو مالک دہ کی زمین کاشت کرتے ہیں۔ وصولی مالیہ کا زور ڈالا اور کئی دن متواتر چوپال میں وصولی کے لئے آتا رہا۔ مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۲۳ء سے آریہ لوگ تروئی کی پنچایت کے فیصلہ کو غلط سُنا سُنا کر ان لوگوں کو دھوکا دیتے رہے اور جو آریہ ایجنٹ آیا اسکو ناکامی ہوئی۔ آخر ۱۲ر دسمبر کو آنور کی طرف آریوں نے رُخ کیا۔ اور اپنے ساتھ اپنے ان ایجنٹوں کو جو کہ اس گاؤں کے نومسلم ملکانوں کے رشتہ دار تھے۔ اثر ڈالنے کے لئے منگواتے رہے۔ ۱۳ر دسمبر کی رات کو پنچایت کرنیکا انتظام کیا۔ مگر سب نے انکی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ ۱۴ر دسمبر کی صبح کو چوپال پر آریوں نے آنکر پھر کوشش کی مگر ناکام رہے۔ ۱۵ر دسمبر کو پھر سارا دن کوشش میں لگے رہے۔ مگر ناکام رہے۔ ان کا سب سے بڑا ایجنٹ ہول خان انکو قسم قسم کے کمینے لالچ دیتا رہا کہ میں پاؤ بھر مکھن کھاتا ہوں۔ پاؤ بھر بادام کھاتا ہوں۔ ۲½ سیر دودھ پیتا ہوں۔ مگر کسی نے بھی اس کی ان لغو باتوں کی طرف التفات نہ کیا۔ اسیطرح ۱۶ر دسمبر کی صبح کو ۱۲ بجے تک کوشش ہوتی رہی۔ بالآخر سب ناامید ہو گئے۔ اور ۱۶ اور ۱۷ر دسمبر کی رات کو ۱۰ بجے کارندہ دہ جس کے ساتھ پہلے سے ہی صلاح ٹھہری ہوئی تھی۔ چوپال میں چار سپاہیوں کو بلا لیا۔ اور انکے ذریعہ سے ان کمزور آدمیوں کو جنہوں نے کارندہ کا مالیہ دینا تھا۔ مالیہ کے تقاضے کے بہانے سے ایک ایک کو سوئے ہوئے بستروں سے اُٹھا کر چوپال میں منگوایا گیا۔ نومسلم ملکانوں کو بالکل علم نہ تھا۔ کہ آریہ لوگ بھی اپنی کمین گاہوں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ آخر سب جمع ہو گئے۔ تو ان پر دباؤ ڈالکر شدھ کیا گیا۔ اس میں کئی ایسے آدمی ہیں جو کہ اسوقت مقابلہ پر کھڑے ہوئے۔ مگر بوجہ کمزوری خاموش ہو کر شامل ہونا پڑا۔ اور یہ شدھی کا شبخون رات کے بارہ بجے مارا گیا۔

والسلام

خاکسار

صوفی محمد ابراہیم احمدی انسپکٹر حلقہ تبلیغ

:- ضلع متھرا۔

سالِ نو کے خطابات

سالِ نو کی تقریب پر گورنمنٹ کی طرف سے ان لوگوں کو (جن کی خدمات ملکی قابل عزت و قدر سمجھی جاتی ہیں) خطابات دیئے جاتے ہیں۔ یہ خطاب انکی خدمات کا پبلک اعتراف ہوتا ہے۔ اس سال کی فہرست خطابات میں بعض احمدی بزرگوں کے نام نامی دیکھ کر قدرتی طور پر ہم کو خوشی ہوئی۔

ہماری جماعت میں اس سے پہلے بھی بعض ایسے بزرگ ہیں جو اپنی خدمات کا اعتراف گورنمنٹ سے خطاب لیکر کرا چکے ہیں۔ امسال جن بزرگوں کو خطابات ملے ہیں ان میں سے ایک میرے معزز و محترم بھائی خان صاحب غلام محمد خان صاحب گورنر گلگت ہیں۔ خانصاحب سلسلہ کے ایک قدیم مخلص اور فدائی ہیں۔ وہ عرصہ دراز سے پولیٹیکل ایجنسی گلگت میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اس علاقہ کے حالات پر ایک انگریزی تصنیف بھی کی ہے جو علمی طبقہ میں عزت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ پہلے انکو خانصاحب کا خطاب دیا گیا تھا۔ اور اب وہ خان بہادر بنا دیئے گئے ہیں۔ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے خان بہادر صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ انہوں نے اپنے فرائض منصبی کو پوری دیانت و امانت اور وفاداری سے سرانجام دیکر حق ادا کیا۔

دوسرے بزرگ میرے مکرم بھائی مولوی آصف زمان خانصاحب پرسنل اسسٹنٹ کلکٹر گورکھپور ہیں۔ مولوی آصف زمان خان صاحب نے یو۔پی کی سول سروس میں ہمیشہ اپنے فرائض منصبی کو قابلیت سے ادا کیا۔ اور انصاف و عدالت کی شان کو اپنی دیانت داری اور ناطرفداری کی پالیسی سے قائم رکھا۔

ان کی ہر دلعزیزی ان تمام مقامات میں جہاں جہاں انہوں نے کام کیا ہے۔ اس امر کی شہادت ہے کہ ان کی بے لوث زندگی ہمیشہ قانون کے جائز احترام اور رعایا کی حقیقی فلاح کو لئے ہوئے رہی ہے۔ مولوی آصف زمان خانصاحب (خان بہادر) کے والد بزرگوار خان بہادر منشی عبدالحق صاحب پنشنر رئیس پیلی بھیت کو اس سال تمغہ عطا ہوا ہے۔

میں خان بہادر منشی عبدالحق صاحب کو اس دوہری خوشی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور ایسا ہی مولوی آصف زمان صاحب کو بھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان سب کے لئے یہ عزت افزائی باعث برکات ہو اور خدا تعالیٰ انکو بیش از بیش اپنے ملک و قوم کی خدمت کا موقع اور توفیق دے۔

:- آمین :-

دربار خلافت کے نظارے

ذیل میں مکرمی منشی محمد اعظم صاحب خوشنویس کی ایک مراسلت درج کرتا ہوں۔ منشی صاحب نے اپنے دلی جذبات کا اظہار اس تحریر میں کیا ہے۔ انھوں نے اپنی مراسلت میں سلسلہ کے سب سے پہلے اخبار کے متعلق اور اسکے خادم ایڈیٹر کی نسبت اپنے حسن ظن کا اظہار بھی فرمایا تھا۔ میں ادب سے اس حصہ کو مراسلہ مذکور سے حذف کرنے کی معافی چاہتا ہوں۔ اسلئے کہ میں ہرگز ہرگز اپنے آپ کو اسکا اہل نہیں پاتا۔ منشی صاحب نے جیسا کہ خود ظاہر کیا ہے ابھی تک بیعت خلافت نہیں کی اور اسطرح وہ غیر مبائعین میں ہیں۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے۔ کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان عظیم الشان کارناموں سے جو تبلیغی سلسلہ کے متعلق ہو رہے ہیں بے حد متاثر ہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو انکے دل کو کھولدے۔ اسلئے کہ ایک نیکی اور حسن ظن ترقی کا موجب ہو جاتا ہے۔ بہرحال میں انکی مراسلت کو سوائے اس حصہ کے جس کا اوپر ذکر کیا ہے چھوڑ کر من وعن درج کر دیتا ہوں کہ انکے جذبات قلب کا اظہار ہے۔ (ایڈیٹر)

فنافی التبلیغ خلیفہ ضرور کامیاب ہوگا

ولے
بندہ پیر خراباتم کہ درویشان او
گنج را از بے نیازی خاک بر سر میکنند
مگر
خاکیاں بے بہرہ اند از جرعۂ کاس الکرام
این تطاول بین کہ با عشاق مسکین کردہ اند

دربار خلافت سے میری مراد صرف اس خاص سالانہ جلسہ سے نہیں جس کیلئے ۲۶، ۲۷، ۲۸ تاریخیں دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء کی مقرر تھیں۔ بلکہ مندرجہ بالا عنوان سے وہ نظارے مراد ہیں جو متواتر چار ماہ سے میرے مشاہدہ میں آرہے ہیں۔ انہیں سے جستہ جستہ عرض کرونگا۔ اس خاص جلسہ کی صحیح کیفیت اپنی اپنی وسعت نظری و دماغی لحاظ سے وہ رپورٹر ہی ناظرین کی دلچسپی کے لئے مختلف اخبارات میں بیان کرینگے۔ جو اس کام کے لئے تیار تھے۔ ناظرین الحکم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں ایک طویل عرصہ تک "بعالمے برطرف نہادہ" کے مصداق قریباً انیس سال کے بعد صرف چار ماہ سے سرزمین مسیح میں داخل ہوا ہوں۔ سنین ماضیہ کے اجلاسوں کے ساتھ اجلاس امسال کا کس طرح موازنہ کر سکتا ہوں۔ ہاں اسمیں کلام نہیں جلسہ بہت بارونق ہوا کوئی گیارہ بارہ ہزار مردمان کی تعداد سے کم نہ تھا۔ کہتے ہیں کہ سال ہائے ماسبق کی نسبت امسال نفوس کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ بایں ہمہ اس عظیم الشان ہجوم میں جہانکہ ایک کو دوسرے کی مطلق خبر نہیں ہوتی۔ باہمدگر اخلاص کی یہ حالت تھی کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کی آمد پر اس آسانی سے جگہ خالی کر دیتا تھا گویا یہ جگہ اسکے لئے پہلے سے مخصوص تھی۔ اور اسطرح اُسکو حفاظت میں لے لیا جاتا تھا جس طرح ماں اپنے بچہ کو آغوش میں لے لیتی ہے۔ اس خوش اسلوبی اور یگانگت کا نظارہ تمام دُنیائے جہان سے نرالا بجز قادیان کی مقدس بستی کے مجھے اپنی زندگی میں جو نصف صدی سے کچھ سال اوپر گذر چکی ہے۔ بڑے بڑے متمدن اور مہذب شہروں میں بھی دکھائی نہیں دیا۔ اور یقیناً یہ حسن انتظام کیوجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ یہ بے نظیر خوبی موجود الوقت خلیفہ کے پرتو حسن کے ماتحت خوش قسمت لوگوں کو حاصل ہوئی ہے۔ اور یہ وہ خوبی ہے جو صفحات تاریخ میں کہیں صحابہؓ کے عہد خلافت کے باب میں پڑھی ہوگی۔ یا اب قادیان میں نیکی و خوبی اپنی ضیا سے عہد صحابہؓ کی یاد کو تازہ کر رہی ہے۔

دوسرا غیر معمولی نظارہ ۲۷ دسمبر کے اجلاس میں یہ تھا۔ بعد از نماز ظہر جبکہ خلیفہ برسر اجلاس رونق افروز تھے۔ سکھ قوم کے مندوب کا سٹیج پر کھڑے ہو کر نہایت خشوع خضوع سے معہ اپنے بہت سے مریدین کے اسلام لانے کا اعلان کرنا سامعین کے لئے کچھ کم روح پرور نظارہ نہ تھا۔ بایں استقدر تعداد کا خلیفہ کے سامنے اسلام لانے کا اقرار کرنا اس عہد میں کہیں پایا نہیں جاتا۔ اور یہ کام بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس خلیفہ کے لئے ودیعت تھا۔ اللھم زد فزد۔

وہ کیسے خوش قسمت لوگ ہیں جو اس مبشر خلیفہ کے عہد خلافت میں اس کے قدم بقدم چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کے ہر ایک لفظ کو بمنزلہ حکم سمجھتے ہیں۔ اور خصوصاً جماعت کے وہ افراد قابل مبارکباد ہیں جن کے لئے خود خلیفہ اس سکھ مندوب کے اعلان کے بعد اسی سٹیج پر سفارش فرماتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے اپنے مبائعین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "میں چاہتا ہوں قادیان میں جسقدر اخبار سلسلہ کی خدمت کے لئے جاری ہو چکے ہیں۔ انکو زندہ رکھا جائے اور انکی زندگی اسی صورت سے ہو سکتی ہے۔ کہ انکے لئے خریداروں کی تعداد زیادہ ہونی چاہیئے خصوصاً اخبار الحکم "نور" و "فاروق"۔ کی نسبت آپ نے مکرر سہ کرر نہایت زوردار الفاظ میں فرمایا بلکہ طرز بیان سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ فدایان مسیح موعود سے برسر اجلاس ان تینوں اخباروں کے لئے ایک اقرار لینا چاہتے ہیں۔ بالآخر آپ نے غلامان مسیح کو سر تسلیم خم دیکھ کر ایک ہزار خریداروں کی سردست اقل تعداد خود ہی فرمادی۔ مبارک ہیں وہ نام جو اس فرمان کو سر و چشم پر رکھ کر بجالائیں۔ اور میرا یقین ہے کہ ضرور ایسا ہوگا کیونکہ جس خلیفہ کو وہ آسمانی برکات کے نزول کا باعث قرار دینے کے علاوہ اولوالعزم اور فضل عمر خیال کرتے ہیں۔ یہ اس کے منہ کے الفاظ ہیں۔ اور انہیں خلیفہ کی خوشنودی ہر طرح سے منظور ہے۔ کیونکہ اس سے خدا راضی ہوتا ہے۔ خوش بخت ہیں وہ لوگ جو خلیفہ کی اس خواہش میں حصہ لینے کے لئے سبقت کریں گے۔ ؎

شکر خدائے کن کہ موفق شدی بخیر
ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشتت
منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت شناس از و کہ بخدمت بداشتت

یعنی خدا کا شکر کر کہ اس نے تجھے نیکی کی توفیق دی۔ اپنے انعام اور بزرگی سے اُسنے تجھے نکما نہیں چھوڑا تھا۔ یہ احسان بادشاہ پر نہیں ہے بلکہ بادشاہ کا احسان تجھ پر ہے کہ اس خدمت کے لئے اُسنے تمہیں چن لیا اور تمہیں لائق سمجھا۔ برادران! ان اخبارو کے ہر سہ ایڈیٹر جہاں تک مجھے علم ہے خلیفہ کے ماتحت دینی کاموں میں ہر وقت استقدر مستعد رہتے ہیں۔ کہ خدا جانے خلیفہ کا کس وقت حکم ہوتا ہے۔ اسکی تکمیل کیلئے اس جرنیل کی طرح جو میدان کارزار میں سپہ سالار کے کیمپ کے گرد یمین و یسار سلسلہ وار فوج کی ہر سکنت و حرکت کی نگہداشت کے لئے ہر وقت اسپ سوار رہتے ہیں۔ ان کے لئے تو بڑی بڑی تنخواہیں سرکار کے ہاں سے مقرر ہوتی ہیں۔ مگر ان کے قوت لایموت کے لئے صرف اخبارات کا ذریعہ ہی جنکی تم قدر نہیں کرتے۔ اور ذراسی تاخیر پر طرح طرح کے الزام کا انہیں مورد بناتے ہو۔ مثلاً اخبار وقت پر شائع نہیں ہوتا یا یکم خراب چھپتا ہے مضمون کاتب اچھا نہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ وہ غریب کس کام میں منہمک ہیں انکو اپنا کچھ بھی مطلق پرواہ نہیں اور وہ تمہارے ہی لئے دینی کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔

مجھے پہلے معلوم ہو چکا ہوتا کہ جلسہ کی صحیح کیفیت اور لیکچر ارونکی تقاریر خصوصاً خلیفہ کے گوہر بار اور حضرت سید سرور شاہ صاحب کی عالمانہ تقریر کو آپ لوگوں کو وہ رپورٹر محفوظ کر لیں گے جو انکے قلمبند کرنیکے لئے تیار تھے۔ میں قادیان میں اسوقت تک ایک اجنبی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا میں مبائعین میں سے نہیں ہوں۔ ہاں خادم مسیح ہوں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ مجھے طفیل مسیح موعود اپنے بندوں میں شمار کرلے۔ میں سب سے پہلے قادیان میں مسیح موعود کے حضور میں آیا۔ اور اب سب سے پیچھے رہ گیا ہوں ؎

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت ؛ رفت و منزل بدیگرے پرداخت

میری نسبت میرے ایک رفیق صادق نے (جو آجکل ملکانہ میں مامور ہیں) اپنی طرف سے میری ملاقات کیلئے خلیفہ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا تھا جس کے جواب سے ابتک محروم ہوں یعنی ابھی تک ملاقات بھی نصیب نہیں ہوئی خدا جانے کسی ناراضگی کا باعث ہے۔ یا یہ کہ فقیر شاہ ہونکی حضوری کے قابل ہی نہیں سمجھا گیا اسلئے کہ ؎

خلاف رائے سلطان رائے جستن ؛ بخون خویش باشد دست شستن

میںنے خود ملاقات کے لئے جرأت نہیں کی لیکن میں اس فنافی التبلیغ خلیفہ کو انکی کارہائے نمایاں خصوصاً تبلیغی جدوجہد کیوجہ سے نہایت محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ یہ پاک ارادہ میں جو خدا کی طرف سے انکے لئے ودیعت ہو چکا ہے ضرور کامیاب ہوگا۔ قرائن اور علامات سے یہی عیاں ہے۔ واللہ اعلم۔ اور یہ بھی اغلب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کا فرمودہ صفاتی نام بھی اسی خلیفہ پر اطلاق کرتا ہے کیونکہ تبلیغی کام میں جسقدر انکو انہماک ہے دنیائے جہان میں ایسا شخص نہ دیکھا اور نہ سنا اور نہ ہی کتب تواریخ میں کہیں نظر آتا ہے۔ وسط ستمبر کا میرا چشم دید واقعہ ہے۔ جبکہ حسب معمول ۱۵ ستمبر کو ملکانہ میں وفد جانیکے لئے تیار تھا۔ اس وفد میں میرے وہی شفیق جن کا ذکر خیر محولہ بالا سطور میں ہو چکا ہے۔ بھی شامل تھے اور انہوں نے خود ہی اپنا نام پیش کیا تھا۔ المختصر بعد میں انہیں کچھ ایسی مجبوریاں لاحق ہوئیں۔ بیماری اور کی بات تو یہی ہے کہ ان مجبوریوں کی وجہ سے انکے جانے میں خود انکا رفیق حیات ہی مزاحم ہو گیا ورنہ وہ خود اپنے نہ جانیکو موت سے بدتر خیال کرتے تھے مگر انکی اہلیہ سی ہمہ

وارہ بہار انکی گردن میں ہاتھ ڈالکر روک رہی تھی رفیق حیات اور بچے الگ تنگ کر رہے تھے کبھی پر ویت سوال دراز تر کرنے والا اول درجہ کا متقی اسوقت عجیب کشمکش میں تھا اور اسپر طرہ خلیفہ کا یہ حکم کہ وہاں جاکر اپنا بوجھ کسی پر مت ڈالو۔ مگر وہ شخص ان حالات کو دیکھتے ہوئے [illegible]

اپنے بیوی بچوں کے درمیان بیٹھتا ہی تھا۔ غرضیکہ کسی دوسرے شخص نے انکے روکنے کے لئے خلیفہ کی خدمت میں بہت کچھ لطائف [illegible] ۔۔۔۔۔ فنافی التبلیغ خلیفہ نے [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] ۔ مگر افسوس ؎ خاکیاں بے بہرہ اند از جرعۂ کاس الکرام ؛ این تطاول بین کہ با عشاق مسکین کردہ اند (خاکسار محمد اعظم خوشنویس)

احمدیوں کا سالانہ جلسہ

معزز اخبار وکیل کے نامہ نگار نے مندرجہ بالا عنوان سے ہمارے جلسے کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے ہم بلاکم وکاست انہیں درج کرتا ہوں۔ تاکہ جماعت کو معلوم ہو کہ دوسروں کے انکے جلسہ کے متعلق کیا خیالات ہیں۔ پورے مضمون کے چھپ جانے کے بعد ضروری ریمارک انشاء اللہ کرونگا۔ (ایڈیٹر)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو جماعت اپنے پیچھے چھوڑی ہے اور جو ان کی وفات کے بعد باوجود مخالفت کے ترقی کر رہی ہے۔ اور جس کی باگ ڈور آجکل مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ میں ہے۔ انکی ترقیات و اجتماع کا نظارہ اور انکے خیالات و حالات دیکھنے کے لئے یہ سالانہ جلسہ خوب موقع ہے جو اس سلسلہ کے مرکز میں دسمبر کے آخری دنوں میں تین چار روز اور مہمانوں کی آمد و رفت و رہائش کے لحاظ سے دس دن رہتا ہے۔

قادیان بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے کچی سڑک جسمیں بیلوں ٹمٹموں کی کثرت آمد و رفت سے گڑھے پڑگئے ہیں۔ اور اس کی حالت ایسی ہے کہ کوئی شخص بغیر اپنی جان کو خطرے میں ڈالے ٹمٹم وغیرہ پر نہیں چڑھ سکتا۔ مگر عقیدت کی بات ہے کہ جوان بچے اور عورتیں وارفتگی اور جوش و خروش کے عالم میں اس سخت سردی کے موسم میں پیدل چلے جا رہے ہیں۔

بٹالہ اسٹیشن پر اترتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ جلسہ میں آنے والوں کو ہر طرح آرام پہنچانے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک پارٹی موجود رہتی ہے۔ جو مہمانوں کو ریسیو کرتی ہے۔ انکے لئے سواری بہم پہنچاتی اور انکے بستر وغیرہ اٹھواتی ہے۔ راستہ میں [illegible] وال موضع وڈالہ گرنتھیاں اور نہر کے پل پر پارٹیاں موجود ہیں۔ جن کے پاس مسافروں کے آرام کے لئے آگ اور پانی کا کافی انتظام ہے۔ وڈالہ گرنتھیاں میں علاوہ ازیں راہرو کے مسافروں کی امداد کے لئے ایک دو ٹمٹمیں ریزرو رکھی ہوتی ہیں۔ تاکہ اگر راستہ میں خدانخواستہ کوئی حادثہ پیش آگیا ہو جو ایسی خوفناک سڑک پر بہت ممکن ہے۔ اس پارٹی کے پاس ادھر ادھر خبر پہنچانے کے لئے بائیسکل بھی موجود ہیں۔

قادیان پہونچنے پر استقبال کرنے والے گاؤں کے باہر ملتے ہیں۔ جو آنے والوں کو اندرون قصبہ و بیرون قصبہ دو حصوں میں اپنے مشتہر کردہ نقشوں کے مطابق تقسیم کر دیتے ہیں۔ جہاں انتظام مختلف صیغوں میں تقسیم ہے جو یہ ہیں۔

(۱) ناظم جلسہ جو موجودہ امام جماعت احمدیہ کے بھائی میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ہیں یہ گویا افسر اعلیٰ ہیں جو اندرون قصبہ و بیرون قصبہ دونوں جگہ کارکنان کی نگرانی کرتے ہیں۔

(۲) مہتمم جلسہ دو صاحب ہیں۔ (۳) محکمہ سٹور (سپلائی) جو ہر قسم کی ضروریات جلسہ بہم پہنچاتا ہے (۴) منتظم مکانات (۵) معاونین جماعت ہائے یعنی ہر کمرہ کے مہمانوں کی خدمت گزاری کرنے والے (۶) انتظام روشنی (۷) پانی کا انتظام (۸) صفائی۔ (۹) انتظام تنور و دیگ (۱۰) اجرائے پرچی خوراک (۱۱) تقسیم سالن و روٹی (۱۲) بیماروں کے لئے پرہیزی کھانا (۱۳) منتظم مہمان نوازی جو ایک الگ عملہ ہے (۱۴) طبی انتظام (۱۵) منتظم بازار (۱۶) منتظم جلسہ گاہ (اسٹیج) (۱۷) منتظم پہرہ (۱۸) انسپکٹر (۱۹) منتظم مہمان شماری (۲۰) منتظم ملاقات امام صاحب جماعت احمدیہ۔

ان تمام صیغوں سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مہمانوں کے متعلق جو انتظام کیا گیا ہے کسقدر وسیع پیمانہ پر ہے۔

آج ۲۵ دسمبر ہے اور اصل جلسہ کی کارروائی کل شروع ہونیوالی ہے لیکن اجتماع کئی ہزار تک پہونچ گیا ہے چنانچہ آج رات کے ۱۱ بجے تک چھ ہزار چار سو سے اوپر مہمان پہنچ چکے ہیں۔ یہ آنیوالے بنگال کے مشرق سے لیکر صوبہ سرحدی اور کشمیر سے لیکر مالابار تک کے لوگ ہیں۔ والسلام

(خاص نامہ نگار [illegible] قادیان)

۲۶ دسمبر کی کارروائی

جلسہ گاہ جس میں دس بارہ ہزار کی گنجائش معلوم دیتی تھی۔ وہ تقریباً بھر گئی تھی۔

مطابق پروگرام تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد میر قاسم علی صاحب کا لیکچر لیکھرام کی پیشگوئی پر ایک گھنٹہ تک ہوا۔ میر صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ آریہ سماج کے نمائندہ و لیڈر کا حشر جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مقابل میں بتایا۔ اور بہت سے حوالوں کے ساتھ ثابت کیا کہ لیکھرام کا ہر ایک عذر مرزا صاحب نے مٹایا۔ اور آخر اسے اپنی پیشگوئی عجل جسد له خوار کا شکار پایا جس سے لوگوں پر اچھی طرح سے ثابت ہو گیا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے جس کی حفاظت اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ لیکچرار نے بہت سے دلائل اس بات پر بھی دیئے کہ لیکھرام کے قتل سے مرزا صاحب یا ان کے کسی مرید کی سازش کا دخل نہ تھا۔ لیکچرار کے الفاظ متین اور شائستہ تھے اور حاضرین بہت متاثر ہوئے۔

دوسرا لیکچر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کا ہوا جس کا عنوان نبوت مسیح موعود تھا۔

(نامہ نگار)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت استاذی خلیفۃ المسیح اوّل کے خاص مجربات

(۱) **حب مسیح**۔ عطیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو مقوی معدہ ہاضم طعام۔ دافع درد معدہ و قبض و درد مفاصل اور خرابی حیض و امراض اطفال و درد شکم و قبض و بخار و کھانسی اور ڈبہ وغیرہ کے لئے از حد مفید اکسیر ہے۔ قیمت فی سینکڑہ عا

(۲) **کشتہ طلاء**۔ یہ سونے کا کشتہ خاص طریق سے طیار کیا گیا ہے تقویت اعضاء رئیسہ۔ دل و دماغ۔ جگر معدہ اور باہ کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے۔ نہایت درجہ کا فرحت افزاء اور حفظ صحت کے لئے بس اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزما کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی خوراک [illegible] فی سینکڑہ ۵۰ خوراک تینتیس روپے

(۳) **حبوب مقوی اعصاب** جو نہایت درجہ کی مقوی اعصاب و معدہ و دماغ ہیں۔ قیمت فی درجن [illegible] فی سینکڑہ [illegible]

(۴) **معجون شاہی یا اکسیر جریان**۔ خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل توجہ اور محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خاص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ عطا فرمائی جو کہ جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقعہ ایک اکسیر ہے کئی مایوس العلاج مریض جو اپنے تئیں زندہ در گور سمجھے ہوئے تھے۔ اسکے استعمال سے بفضل تعالیٰ صحت یاب ہو گئے ہیں۔ پھر اسکے استعمال سے بھوک خوب لگتی ہے۔ دودھ اور گھی خوب ہضم ہوتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے۔ بچپن کی بد اعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ بد نتائج کے اصلاح کرنے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے۔

(۵) **روغن اکسیر اعصاب** بعض حالتوں میں اس معجون کے استعمال کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلاء کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی اور ضعف اور کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کے لئے بجلی کا کام دیتا ہے۔ یہ محض ہمدردی بلا مبالغہ بغیر اشتہاری لفاظی کے ایک عجیب الاثر چیز جسکی آپکو تلاش اور سخت ضرورت ہے پیش کی گئی ہے۔ اب حسن ظن کر کے فائدہ اٹھانا آپکے اختیار میں ہے۔

(۶) **اکسیر سوزاک**۔ جو نئے اور پرانے سوزاک کو صرف ایک ہفتہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور کر دیتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کے لئے عا

(۷) **اکسیر نسواں** رحم ایام ماہواری کی بیقاعدگی اور تمام تکلیف کو بہت جلد دور کر دیتی ہے اس دوائی کے اثر سے مولا کے فضل سے بہت حسرت کدہ گھر آباد ہوئے۔ قیمت ایک ہفتہ کی خوراک کے لئے عا

(۸) **سرمہ مروارید**۔ یہ سرمہ ضعف بصارت کیلئے نہایت اکسیر ثابت ہوا ہے حتیٰ بعض نے اسکے تھوڑے استعمال سے عینک ترک کر دیا ایسا ہی پرانے ککروں کے لئے بھی مفید ہے۔ بلکہ حکیم نور ثابت ہوا ہے فی تولہ [illegible]

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پورا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل بھی انکی بعض دوائیوں کو استعمال کرواتے تھے کہ اخلاص اور محنت سے تیار کی گئی ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہونگی۔

خاکسار مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی